© rasailojaraid.com

آرا و افکار

ڈاکٹر محی الدین غازی*

اردو تراجم قرآن پر ایک نظر

مولانا محمد امانت اللہ اصلاحی کے افادات کی روشنی میں-۱۱

(۶۹) سَحَر کا مطلب

سحرات کے آخری پہر کو کہتے ہیں، امام لغت ازہری کہتا ہے: سحررات کا ایک ٹکڑا ہے، والسَّحَرُ قِطْعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ۔ تہذیب اللغۃ۔ جوہری لکھتا ہے: سحرصبح سے کچھ پہلے کا وقت ہے، والسَّحَرُ: قُبَيْلَ الصُّبحِ۔ الصحاح۔

لسان العرب میں ہے: صبح سے پہلے رات کا آخری حصہ، ایک اور قول ہے کہ رات کے آخری تہائی سے طلوع فجر تک کا وقت۔ والسَّحْرُ وَالسَّحَرُ: آخِرُ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبحِ، وَالْجَمْعُ أَسْحارٌ۔۔۔ وَ قِيلَ: هُوَ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الآخِرِ إِلىٰ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

چونکہ سحر کا وقت طلوع فجر تک جاتا ہے، اس لئے کبھی کبھی طلوع فجر کے وقت کو بھی اس میں ضمناً شامل کرلیا جاتا ہے، لیکن سحر کا اصل وقت طلوع فجر سے پہلے کا ہے۔

قرآن مجید میں یہ لفظ ایک جگہ واحد یعنی سحر، اور دو جگہ جمع یعنی اسحار آیا ہے۔ مترجمین کے یہاں اس لفظ کے مختلف ترجمے ملتے ہیں۔

(۱) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِباً إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ۔ (سورۃ القمر: ۳۴)

''بھیجا ہم نے اوپر ان کے مینہ پتھروں کا مگر لوگ لوط کے، نجات دی ہم نے ان کو وقت سحر کے''۔ (شاہ رفیع الدین)

''بھیجی ان پر باؤ پتھراؤ کی سوائے لوط کے گھر کے، ان کو بچادیا ہم نے پچھلی رات سے''۔ (شاہ عبدالقادر)

''اور ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا اس پر بھیج دی صرف لوطؑ کے گھر والے اُس سے محفوظ رہے۔ اُن کو ہم نے اپنے فضل سے رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا''۔ (سید مودودی)

''بیشک ہم نے ان پر پتھراؤ بھیجا سوائے لوط کے گھر والوں کے، ہم نے انہیں پچھلے پہر بچالیا''۔ (احمد رضا خان)

---

* ہیڈ آف ریسرچ، دارالشریعۃ متحدہ عرب امارات۔ mohiuddin.ghazi@gmail.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Lo! We sent a storm of stones upon them (all) save the family of Lot, whom We rescued in the last watch of the night (Pickthall)

''ہم نے ان پر سنگ ریزے برسانے والی ہوا مسلط کر دی۔ صرف آل لوط (اس سے بچے)۔ ہم نے ان کو نجات دی سحر کے وقت''۔ (امین احسن اصلاحی)

We sent against them a violent Tornado with showers of stones, (which destroyed them), except Lut's household: them We delivered by early Dawn,-(Yousuf Ali)

''تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی مگر لوط کے گھر والے کہ ہم نے ان کو پچھلی رات ہی سے بچا لیا''۔ (فتح محمد جالندھری)

(۲) وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ۔ (سورۃ آل عمران: ۱۷)

''اور بخشش مانگنے والے بیچ پچھلی رات کے''۔ (شاہ رفیع الدین)

''اور گناہ بخشوانے والے پچھلی رات کو''۔ (شاہ عبدالقادر)

''اور اخیر شب میں اٹھ کر گناہوں کی معافی چاہنے والے''۔ (اشرف علی تھانوی)

''اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں''۔ (سید مودودی)

those who pray for pardon in the watches of the night.(Pickthall)

and implore the forgiveness of Allah before daybreak.(Maududi)

''اور اوقات سحر میں مغفرت چاہنے والے ہیں''۔ (امین احسن اصلاحی)

''اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں''۔ (فتح محمد جالندھری)

and who pray for forgiveness in the early hours of the morning.(Yousuf Ali)

and the praying ones at early dawn for forgiveness.(Daryabadi)

(۳) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ (سورۃ الذاریات: ۱۸)

''اور وقت صبح کے وہ استغفار کرتے تھے''۔ (شاہ رفیع الدین)

''اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے''۔ (شاہ عبدالقادر)

''اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے''۔ (اشرف علی تھانوی)

''پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے''۔ (سید مودودی)

And ere the dawning of each day would seek forgiveness (Pickthall)

And in the hours before dawn, they were (found) asking (Allah) for forgiveness,(Hilali&Khan)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''اور صبح کے وقتوں میں مغفرت مانگتے تھے''۔(امین احسن اصلاحی)

''اور پچھلی رات استغفار کرتے''۔(احمد رضا خان)

''اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے''۔(فتح محمد جالندھری)

مذکورہ بالا تینوں آیتوں کے ترجموں میں رات کا آخری پہر یا رات کی آخری گھڑی سحر کا درست ترجمہ ہے، اسی طرح before dawn, , ere the dawning, watches of the night, before daybreak بھی سحر کا صحیح مفہوم ہے۔

جن ترجموں میں صبح کا وقت یا at dawn, early hours of the morning ہے، وہ سحر یا اسحار کا درست ترجمہ نہیں ہے۔کیونکہ سحر صبح کے وقت کو نہیں کہتے ہیں، بلکہ صبح سے پہلے کے وقت کو کہتے ہیں۔

اردو زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے سحر یا اسحار کا ترجمہ سحر کا وقت یا اوقات سحر کرنا اس لئے موزوں نہیں ہے کہ اردو میں سحر کا لفظ صبح کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، فرہنگ آصفیہ میں ہے:''صبح کے پہلے کا وقت، چار گھڑی کا تڑکا، بھور، تڑکا، نور کا تڑکا، صبح دم، تاروں کی چھاؤں، صبح، فجر، روز روشن۔''اس لئے لفظ سحر سے قاری کو تو اشتباہ ہو ہی سکتا ہے، خود یہ بھی نہیں معلوم ہو پاتا ہے کہ مترجم کے ذہن میں کیا ہے، اسی لئے مذکورہ بالا ترجموں میں دیکھیں کہ صاحب تدبر نے اسحار کا ترجمہ ایک آیت میں سحر کے اوقات اور دوسری آیت میں صبح کے وقتوں کیا ہے۔علامہ فراہی نے سحر کا مطلب بیان کیا ہے:السَّحرُ قُبَیْلَ الِاسْفَارِ۔(تفسیر سورۃ الذاریات) ممکن ہے کہ اس سے صاحب تدبر نے صبح کا وقت مراد لیا ہو۔

نَجَّینَاهُم بِسَحَرٍ میں سحر سے مراد رات کا وقت ہے، اس کی تائید سورہ ہود کی حسب ذیل آیت سے ہوتی ہے جس میں حضرت لوط کو رات کے حصے میں نکلنے کا حکم دیا گیا:

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ۔(سورۃ ھود:۸۱)،''اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ رات رہے نکل جاؤ''۔

مذکورہ بالا بعض ترجموں میں سحر یا اسحار کا ترجمہ پچھلی رات بھی کیا گیا ہے، اردو لغات کے مطابق پچھلی رات سے رات کا دوسرا آخری حصہ مراد ہوتا ہے، اس لحاظ سے یہ ترجمہ درست ہے۔

مذکورہ بالا ترجموں میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض مترجمین جیسے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے اسحار کا ترجمہ ایک آیت میں پچھلی رات کیا ہے، تو دوسری آیت میں صبح کے وقت کیا ہے۔

سید مودودی نے آخری آیت میں سحر کا ترجمہ رات کے پچھلے پہروں کیا ہے، جو درست ہے مگر ان کے ترجمے کا درج ذیل انگریزی ترجمہ درست نہیں ہوا۔

and would ask for forgiveness at dawn,(Maududi)

(۷۰) ضمیر کے مرجع کا تعین

وَمَا یَذْكُرُونَ إِلَّا أَن یَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔(سورۃ المدثر:۵۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آیت میں ھو کا مرجع اللہ تعالی کی ذات ہے، یہی رائے عام مفسرین اور مترجمین نے اختیار کی ہے، جیسے:

''اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے الا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے وہ اس کا حق دار ہے کہ اُس سے تقویٰ کیا جائے اور وہ اس کا اہل ہے کہ (تقویٰ کرنے والوں کو) بخش دے''۔ (سید مودودی)

''اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے، وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا''۔ (احمد رضا خان)

زمخشری کے الفاظ ہیں: هُوَ حَقِيقٌ بِأَنْ يَتَّقِيَه عِبَادُهُ وَ يَخَافُوا عِقَابَهُ، فَيُؤمِنُوا وَيُطِيعُوا، وَ حَقِيقٌ بِأَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ إِذَا آمَنُوا وَأَطَاعُوا۔

البتہ صاحب تدبر قرآن نے ایک اور رائے اختیار کی، اور ھو کا مرجع فَمَن شَاء ذَكَرَهُ میں لفظ مَن کو یعنی نصیحت اختیار کرنے والوں کو قرار دیا۔

''اور وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے، مگر یہ کہ اللہ چاہے، وہی اہل تقوی اور وہی سزاوار مغفرت ہیں''۔ (امین احسن اصلاحی)

لیکن یہ رائے سیاق کلام سے مطابقت نہیں رکھتی، کیونکہ آیت میں نصیحت اختیار کرنے والوں کا تذکرہ جمع کے صیغے سے آ گیا ہے، اس کے بعد پھر انہی کے لئے واحد کی ضمیر لانے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایسی صورت میں قرین قیاس یہی ہے کہ ھو کی ضمیر کا مرجع اس سے متصل لفظ اللہ کو بنایا جائے۔

علامہ فراہی نے بھی تعلیقات القرآن میں جمہور مفسرین کی رائے کے مطابق رائے ذکر کی ہے: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَمَنْ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلٰهاً غَيْرِي، فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ۔

(جاری)

مقالاتِ ایوبی

رشحات قلم: مولانا قاضی محمد رویس خان ایوبی

صفحات: ۲۴۶۔ قیمت: ۱۲۵ روپے (رعایتی)

ناشر: الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ

(مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے)

© rasailojaraid.com